21113 ـ سودی بنك میں سود كے ساتھ بالواسطہ ملازمت كرنا اور وہاں رقم ركھنا

سوال

میں ایك ملك میں بنك كی ایسی قسم میں ملازم ہوں جو سودی لین دین نہیں كرتی، یہ علم میں ركھیں كہ مركزی بنك فوائد (سودی) لین دین كرتا ہے، جو كہ سركاری ادارہ ہے، مذكورہ بنك میں ملازمت كرنے كا حكم كیا ہے، برائے مہربانی معلومات فراہم كریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ كا بنك میں ملازمت كرنا حرام ہے، اگرچہ آپ ایسی قسم میں بھی كام كرتے ہوں جو سودی لین دین نہیں كرتی، بلكہ صرف اتنا ہی كافی ہے كہ" مركزی بنك " جو كہ سب بنكوں كا مركز اور چوٹی ہے، اور اس كی باقی اقسام میں كام كرنا تو سودی اقسام كی تكمیل اور اتمام ہوتا ہے, سب قسموں كو ملا كر ایك بنك تشكیل پاتا ہے، بلكہ سب سودی اداروں كا یہی حال ہے.

بلكہ علماء كرام نے تو اس طرح كے سودی اداروں میں چوكیداری، یا ڈرائیوری كی ملازمت حرام ہونے كے فتوے جاری كیے ہیں، تو پھر اسے لكھنے والے كاتب كے متعلق كیا ہو گا؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

سودی اداروں میں ملازمت كرنی جائز نہیں ہے، چاہے انسان ڈرائیور، یا چوكیدار ہی كیوں نہ ہو؛ اس لیے كہ اس كا سودی ادراوں میں ملازمت كرنا ان اداروں پر رضامندی لازم كرتا ہے؛ كیونكہ جو شخص كسی چیز كا انكار كرے اور اسے برا جانے اس كے لیے اس چیز كی مصلحت میں كام كرنا ممكن نہیں، اور جب وہ اس كی مصلحت میں كام كرے تو وہ اس پر راضی ہوتا ہے، اور كسی حرام چیز پر راضی ہونے والا اس كا گناہ بھی حاصل كرتا ہے.

لیكن جو شخص بلاواسطہ سود كو احاطہ قید میں لائے، اور اسے لكھے، اور ادائیگی اور وصولی كرتا ہو، یا اس طرح كا كوئی اور كام تو بلاشك وہ بلاواسطہ حرام كام میں مشغول ہے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی صحیح حدیث میں ثابت ہے كہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے اور اس کے دونوں گواہوں، اور اسے لکھنے والے پر لعنت فرمائی، اور کہا: وہ سب برابر ہیں"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 401).

مستقل کمیٹی سے ایسے شخص کے بارہ میں فتوی پوچھا گیا جو ایک بنک میں رات کے وقت چوکیداری کرتا تھا، اور معاملات کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، کیا یہ شخص اپنی ملازمت جاری رکھے یا ترک کر دے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں مسلمان کے لیے چوکیدار رہنا جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم برائی و گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو.

اور بنکوں کی غالبا حالت یہی ہے کہ وہ سودی کاروبار کرتے ہیں، آپ کو چاہیے کہ روزی کمانے کے لیے اس طریقہ کے علاوہ کوئی اور حلال طریقہ تلاش کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 401 ـ 402).

واللہ اعلم .